155577- تین بیویوں والا شخص پورے رمضان کا اعتکاف کرنا چاہتا ہے اور بیویاں اسے اپنے ساتھ چاہتی ہیں

سوال

میرا سوال اعتکاف کے بارہ میں ہے، کیونکہ میرا خاوند سارے رمضان المبارک کے اعتکاف کی نیت رکھتا ہے، حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے، کیونکہ میرے خاوند کی تین بیویاں ہیں ان میں سے ایک بیوی کو حمل کا آخری مہینہ ہے، اور جہاں خاوند رہتا ہے وہ اس علاقے کی نہیں، خاوند کے کئی بچے بھی ہیں ہم نہیں چاہتیں کہ وہ مہینہ کے شروع میں ہی چلا جائے.

میرا سوال یہ ہے کہ آیا اسے ہماری رضامندی کے بغیر جانے کا حق حاصل ہے، حالانکہ اس کا ہمارے ساتھ رہنا ضروری ہے ؟

برائے مہربانی جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

اعتکاف ایک ایسی عظیم عبادت ہے.جس میں آدمی دنیاوی مشغولات چھوڑ کر اپنے آپ نفس کا محاسبہ اور اپنے پروردگار اللہ رب العزت کی عبادت میں مشغول رہتا ہے، اور جس چیز کو وہ پہلے بجالانے سے قاصر تھا اس کے لیے اب فارغ ہوگا، اور جس میں کوتاہی برتتا تھا اس کے لیے یہ مستحق وقت ہے.

اور علماء کرام کے ہاں بالاتفاق اعتکاف کرنا سنت ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "فتح الباری" میں امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ :

"میرے علم کے مطابق تو اس کے مسنون ہونے میں علماء اکرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں"

دیکھیں : فتح الباری (272/4).

لیکن اس عبادت کے لیے کسی شرعی واجب میں کوتاہی کرنا جائز نہیں کہ شرعی واجب میں کوتاہی کرکے اس عبادت کو بجالایا جائے، مثلا اہل و عیال کی دیکھ بھال اور انکے حقوق میں کوتاہی کرتے ہوئے اعتکاف کیا جائے.

اس شخص کو چاہیے کہ وہ تھوڑے سے دن اعتکاف کرے اور واپس گھر آ جائے تاکہ اللہ کی جانب سے واجب کردہ امور کو سرانجام دے، اور پھر نئے سرے سے

اعتکاف کرلے، اس طرح وہ شرعی مخالفت سے بھی بچ جائیگا، اور کوئی اسے ملامت بھی
نہیں کریگا.

شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اعتکاف کی زیادہ سے زیادہ اور کم از کم مدت کتنی ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اعتکاف کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ جب
بندے کے اہل و عیال کے حقوق ضائع ہوتے ہوں اور وہ ان کی دیکھ بھال نہ کرسکے تو
طویل عرصہ کا اعتکاف کرنا مکروہ ہے، حدیث میں وارد ہے کہ:

"آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی عیالداری
میں موجود افراد کو ضائع کردے"

اس لیے جو طویل عرصہ تک اعتکاف کریگا تو لازمی طور پر ترک معاش
کا مرتکب ہوگا، اور کسی دوسرے کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے اور دیکھ بھال کا
کہے گا، اور اس کے لیے مسجد میں کھانا وغیرہ لانے کی مشقت بھی ہوگی"

دیکھیں: حوار فی الاعتکاف سوال نمبر (2).

اور شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

اگر کوئی شخص اعتکاف کرنا چاہے لیکن وہ اپنے گھر والوں کا ذمہ
دار اور ولی بھی ہو اس کے علاوہ کوئی اور ان کی ضروریات پوری کرنے والا نہ ہو تو اس
کے لیے افضل کیا ہے آیا وہ اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال کرے یا آخری عشرہ کا مسجد
میں اعتکاف کرے؟

ہمارا اختیار تو یہی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی ضروریات کا
خیال کرے اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرے اور محرم بن کران کے ساتھ انس و محبت
سے رہے اور ان کے گھر اور ان کے نفس کی حفاظت کرے، یا پھر ان کے کھانے پینے کے لیے
کمائی کرے.

کیونکہ اس شخص کا اعتکاف کرنا اور اہل و عیال کو بغیر ولی کے
چھوڑ دینا کہ وہ چوروں اور فسادی قسم کے لوگوں کے ہتھے چڑھ جائیں، یا پھر ان کی
گزران زندگی معطل ہو کر رہ جائے، یا پھر انہیں بازار سے ضروریات زندگی خود لانے
تکلیف اٹھانی پڑے، یا وہ اپنی ضروریات کی اشیاء کسی دوسرے سے منگوا کر اپنے اوپر
احسان مول لیں جسے وہ برداشت نہ کر سکتے ہوں.

امام مسلم رحمہ اللہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی کے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی عیالداری میں
موجود افراد کو ضائع کر دے"

اس حدیث میں اہل و عیال پر خرچ نہ کرنا بھی داخل ہوتا ہے، اور
اسی طرح استطاعت ہونے کے باوجود بغیر کمائی کے گھر والوں کو ویسے ہی چھوڑ دینا بھی
شامل ہوتا ہے.

اس لیے اگر تو رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہو جو ان کی ضروریات
کا خیال کرے تو اس کے لیے اعتکاف جائز ہوگا، بلکہ مستحب ہے؛ کیونکہ کوئی ایسا سبب
نہیں جو اسے مشغول کر دے"

دیکھیں: حوار فی الاعتکاف سوال نمبر (11).

اور اگر آپ مکمل تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو درج ذیل لنک دیکھ
سکتے ہیں:

"کچھ لوگ دعوت و تبلیغ یا تعلیم کی حجت و دلیل دے کر اپنے گھر
والوں کی دیکھ بھال نہیں کرتے بلکہ گھر سے دور تبلیغ پر نکل جاتے ہیں ان کا یہ عمل
غلط ہے، ہم اس کا تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (
3043) اور (
6913) اور (
22481) اور (
110591) کے جوابات میں ذکر کر چکے
ہیں کہ ایسا کرنا صحیح نہیں، اور نہ ہی ان کے لیے یہ عذر بن سکتا ہے کہ وہ اس واجب

کردہ عمل میں کوتاہی کرتے ہوئے تبلیغ میں لگ جائیں، آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.